حج وعمرہ اورزیارتِ روضۂ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے فضائل وطریقے پر مشتمل مفید رسالہ

آسان حج اور عمرہ

.... مؤلف ....

ڈاکٹر محمد حسین مشاہد رضوی

www.barkaatlibrary.blogspot.in

/mushahidrazvi1979 @MushahidRazvi mushahid_razvi

نام کتاب : آسان حج اور عمرہ
مؤلف : ڈاکٹر محمد حسین مشاہد رضوی
کمپوزنگ : نوری گرافک ورلڈ
صفحات : ۴۰
تعداد : آن لائن ایڈیشن
سن اشاعت : 1437ھ/2016ء
طباعت : آن لائن ایڈیشن برکات لائبریری
قیمت : دعاے خیر

آن لائن اشاعت براے
برکات لائبریری ڈاٹ بلاگ اسپاٹ ڈاٹ اِن
www.barkaatlibrary.blogspot.in

عرضِ مؤلف

اسلام کے پانچ ارکان میں سے حج ایک اہم رکن ہے۔ جو ہر صاحب استطاعت، عاقل، بالغ، مسلمان مرد وعورت پر عمر میں ایک بار فرض قرار دیا گیا ہے۔ حجِ بیت اللہ کی طرح احادیث میں عمرہ کی فضیلت بھی بیان ہوئی ہیں۔ اخلاص کے ساتھ عمرہ ادا کرنے سے غربت وتنگدستی کا خاتمہ ہوتا ہے اور صاحبِ ایمان گناہوں سے پاک وصاف ہوجاتا ہے۔ ایک عمرے سے دوسرے عمرے تک گناہوں کا کفارہ ہوجاتا ہے۔ نیز حج وعمرہ ادا کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہوتے ہیں اور مجیب الدعوات جل جلالہٗ ان کی دعائیں قبول فرماتا ہے۔

حج وعمرہ کی ادائیگی کا مسنون طریقہ شارعِ علیہ السلام کے عمل سے ثابت ہے۔ جو عامہ کتبِ احادیث وسیر میں درج ہے۔ راقم فروری ۲۰۰۴ء میں جب عمرہ کی ادائیگی کے لیے عازم سفر ہوا تو اُسی دوران عمرہ ادا کرنے کے لیے کچھ اہم نکات اپنی ڈائری میں نوٹ کر لیے۔ جو نہ صرف مجھے بلکہ میرے ہم سفروں کے لیے بھی آسانی کا سبب بنے۔

بعد ازاں کئی احباب نے مشورہ دیا کہ اُن کو یکجا اور سلیقے سے لکھ کر کتابی صورت میں مرتب کرلیا جائے۔ چناں چہ پیشِ نظر کتاب ''آسان حج اور عمرہ'' آپ کے ہاتھوں کی زینت بنی ہوئی ہے۔

اس کتاب میں حج وعمرہ اور زیارتِ روضۂ انور صلی اللہ علیہ وسلم کو بالکل آسان ترین زبان میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ زیادہ تفصیل میں نہ جاتے ہوئے اہم اور ضروری امور ہی کو مدِ نظر رکھا گیا ہے۔ میرے محسن خطیبِ برکاتی معلم الحجاج علامہ وقار احمد عزیزی صاحب قبلہ نے از راہِ شفقت اِس رسالے پر نظرِ ثانی فرماتے ہوئے ضروری اصلاح وترمیم بھی فرمائی۔ راقم ان کے لیے سراپا تشکر طراز ہے۔ دعا ہے کہ اللہ کریم ان کا سایہ دراز تر فرمائے۔ آمین!

کتاب سے استفادہ کرنے والے عازمین حج وعمرہ وزائرینِ روضۂ انور صلی اللہ علیہ وسلم سے التماس ہے کہ مؤلف محمد حسین مُشاہدؔ رضوی کو اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں اور بارگاہِ عزت نشان ورفعت مکان سیدِ عالم وعالمیان صلی اللہ علیہ وسلم میں مؤدبانہ سلام عرض گزاریں۔

ڈاکٹر محمد حسین مُشاہدؔ رضوی۔ 19/08/2016
9021761740 / 9420230235

حج وعمرہ کا آسان طریقہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

عمرہ ادا کرنا سنت ہے۔ عمرہ کے لیے کوئی خاص وقت مقرر نہیں۔ حج کے پانچ دنوں یعنی ۹/۱۰/۱۱/۱۲/۱۳/ ذی الحجہ کے علاوہ سال بھر میں کسی بھی دن اور وقت میں عمرہ ادا کیا جاسکتا ہے۔

عمرہ کی فضیلت

حجِ بیت اللہ کی طرح احادیث میں عمرہ کی فضیلت بھی بیان ہوئی ہیں۔ اخلاص کے ساتھ عمرہ ادا کرنے سے غربت وتنگدستی کا خاتمہ ہوتا ہے اور صاحب ایمان گناہوں سے پاک وصاف ہوجاتا ہے۔ ایک عمرے سے دوسرے عمرے تک گناہوں کا کفارہ ہوجاتا ہے۔ نیز حج وعمرہ ادا کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہوتے ہیں اور مجیب الدعوات جل جلالہٗ ان کی دعائیں قبول فرماتا ہے۔ عمرہ کے فضائل پر چند احادیث ملاحظہ فرمائیں۔

(1) ''سیدنا عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا کہ حضور نبیِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پے در پے حج وعمرہ کیا کرو کیوں کہ حج وعمرہ فقر اور گناہوں کو ایسے ہی دفع کرتے ہیں جیسے بھٹی لوہا اور سونا چاندی کے میل کچیل کو دور کردیتی ہے۔''

(جامع ترمذی، باب ماجاء فی ثواب الحج والعمرۃ، حدیث نمبر:810/ سنن نسائی، فضل المتابعۃ بین الحج والعمرۃ، حدیث نمبر:2630/ سنن ابن ماجہ، باب فضل الحج والعمرۃ، حدیث نمبر:2887)

(2) ''حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا، ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مقبول کا بدلہ صرف جنت ہے۔''

(صحیح بخاری، باب وجوب العمرۃ وفضلہا، حدیث نمبر:1773/ صحیح مسلم، باب فی فضل الحج والعمرۃ ویوم عرفۃ، حدیث نمبر:3355)

(3) ''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا: حج اورعمرہ کرنے والے اللہ تعالی کے مہمان ہیں، اگر وہ اللہ تعالی سے کوئی دعامانگتے ہیں تو وہ قبول فرماتا ہیں اوراگر وہ مغفرت طلب کرتے ہیں تو اللہ تعالی ان کوبخش دیتا ہے۔''

(سنن ابن ماجہ، باب فضل دعاء الحج، حدیث نمبر:3004)

فرائض عمرہ

عمرہ میں دو(2) فرض ہیں:

(1) احرام مع نیت عمرہ وتلبیہ

(2) خانہ کعبہ کا طواف

واجبات عمرہ

عمرہ کے دو(2) واجبات ہیں:

(1) صفااورمروہ کے درمیان سعی کرنا

(2) حلق یاقصر کروانا

حِلّ اور حرم

حرم سے مرادخانہ کعبہ کے اردگرد کئی کئی میل تک کا معین علاقہ ہے۔ مسجد عائشہ رضی اللہ عنہا حرم سے باہر ہے اسی طرح مزدلفہ حرم میں داخل ہے اورعرفات میدان حرم سے باہر ہے اور مسجد جعرانہ حرم سے باہر ہے۔ حدودحرم میں ہمیشہ جنگلی جانور کا شکار حرام ہے اور خودرو درختوں اور گھاس کا کاٹنا بھی حرام ہے۔ صرف اذخر گھاس کاٹنے کی اجازت ہے۔ حرم کی حدود کے اندر رہنے والوں یا وہاں پہنچ جانے والے کے لیے حکم ہے کہ وہ عمرہ کا احرام حرم سے باہر نکل کر باندھیں اورحج کا احرام حرم کے اندر رہ کر باندھیں اور حِل سے مرادحرم اور پانچ میقاتوں کے درمیان کے علاقے ہیں۔ حِل میں رہنے والوں کے لیے حکم ہے کہ حج وعمرہ کا احرام حِل ہی سے باندھیں۔

حدودِحرم میں رہنے والے افراد'' حرمی'' کہلاتے ہیں۔ حدودِحرم میں رہنے والا شخص حج کے لیے حرم ہی میں احرام باندھے اورعمرہ کے لیے حِل یعنی حدودِحرم کے باہر مسجد عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا، جعرانہ وغیرہ جا کر احرام باندھے۔

حدودِحرم کے باہر کا وہ حصہ جو میقات تک پھیلا ہوا ہے اسے حِل کہتے ہیں، میقات اور حِل کے درمیان میں رہنے والے افراد کو''حِلی'' کہتے ہیں۔ مثلاً: ساکنانِ جدہ وغیرہ، ان کی میقات ''حِل'' ہے، اگر وہ حج یا عمرہ کی نیت سے مکہ مکرمہ آئیں تو وہ اپنے مقام ہی سے احرام باندھ لیں۔ میقات سے باہر رہنے والے افراد جو حج وعمرہ کا قصد کر کے آئیں ان کو'' آفاقی'' کہتے ہیں۔

میقات

اس سے مراد وہ پانچ مقامات ہیں جو حرم کے باہر ہیں۔ حرم کے باہر سے جو بھی حرمِ کعبہ میں عمرہ یا حج کی غرض سے داخل ہونے کے لیے آئے تو اس پر واجب ہے کہ احرام باندھ کر ان مقامات سے آگے بڑھے ورنہ اس پر اس جرم کی وجہ سے ایک دم (قربانی) واجب ہے۔ اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ، عراق والوں کے لیے ذات العرق، مصروشام والوں کے لیے جحفہ یا رابغ، نجد والوں کے لیے قرن اور ہندوستان پاکستان اوریمن والوں کے لیے یلملم میقات ہیں۔

حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوری دنیا سے حج وعمرہ کے لیے آنے والوں کے میقات مقرر فرمائے ہیں، کہ وہ ان مقامات نے سے احرام باندھ کر آئیں۔ صحیح بخاری شریف میں حدیث مبارک ہے:''سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل مدینہ منورہ کے لیے' ذوالحلیفہ' میقات مقرر فرمائی اور اہل شام کے لیے' جحفہ' اور اہل نجد کے لیے' قرن المنازل' اور اہل یمن کے لیے' یلملم' مقرر فرمایا۔''

(صحیح بخاری شریف، باب مہل اہل الشام، حدیث نمبر:1526)

اورصحیح مسلم شریف میں حدیث مبارک ہے:''اہل عراق کے لیے میقات'' ذاتِ عرق'' ہے۔

(صحیح مسلم شریف، باب مواقیت الحج والعمرۃ، حدیث نمبر:2867)

کعبۃ اللہ شریف کے چاروں جانب مندرجہ ذیل میقات ہیں

(1)'' ذوالحلیفہ'' مدینہ طیبہ سے آنے والوں کے لیے میقات ہے۔

(2)'' جحفہ'' مصراور شام سے آنے والوں کے لیے میقات ہے۔

(3) ''قرن'' نجد سے آنے والوں کے لیے میقات ہے۔
(4) ''یلملم'' یمن، تہامہ، ہندوستان، پاکستان اور اس کے محاذات سے آنے والوں کے لیے میقات ہے۔ (ہندوستانی حجاج اور معتمرین اگر ڈائریکٹ فلائٹ سے جدہ پہنچنے والے ہیں تو بہتر یہ ہے کہ اپنے ملک کے ائیر پورٹ سے ہی احرام باندھ لیں)
(5) ''ذات عرق'' عراق وغیرہ سے آنے والوں کے لیے میقات ہے۔

عمرہ کا طریقہ اور دعائیں

احرام:

احرام کے معنی حرام کرنے کے ہیں، جب محرم عمرہ یا حج کی نیت سے احرام باندھ کر تلبیہ پڑھ لیتا ہے تو چند جائز وحلال چیزیں احرام کے سبب اس پر حرام ہوجاتی ہیں، مثلاً: عورت سے ہمبستری اور اس کے متعلقات، شکار کرنا، اور شکار کا گوشت کھانا، خوشبو لگانا، حجامت بنوانا، جوں مارنا، سر اور چہرے کو کپڑے سے ڈھانپنا۔ اس لیے اس کو ''احرام'' کہتے ہیں۔

عام طور پر احرام سے مراد مرد کا بغیر سلا تہبند باندھنا اور بغیر سلی چادر اوڑھنا ہے۔ غسل سے فارغ ہونے کے بعد دو چادر یں ایک بطور تہبند استعمال کریں اور دوسری بطور چادر اوڑھیں۔ احرام کی چادریں اگر نئی ہوں تو افضل و بہتر ہے ورنہ استعمال شدہ چادروں کو بھی دھونے کے بعد استعمال کیا جاسکتا ہے۔

عورت کا احرام:

عورتوں کے لیے احرام میں کوئی خاص لباس نہیں بلکہ ان کا روزمرہ کا لباس کافی ہے بشرطیکہ پورا بدن اچھی طرح ڈھکا ہوا ہو اور شرم وحیا اور حجاب کے تقاضوں کو پورا کرتا ہو۔ اور عورت کا احرام اس کے چہرے میں ہے۔ مرد حضرات کو سر اور چہرہ دونوں ڈھانکنا منع ہے جب کہ عورتوں کو صرف چہرہ ڈھانکنا منع ہے، خواتین غیر محرم سے پردہ کرنے کی غرض سے اس طرح کا نقاب استعمال کرسکتی ہیں کہ جس میں کپڑا چہرے سے مس نہ ہوتا ہو۔

جب احرام باندھنے کا ارادہ کریں تو جسم سے زائد بال دور کریں اور اچھی طرح سے غسل

کریں۔ خواتین اگرچہ کہ وہ ناپاکی کی حالت میں ہوں غسل کرلیں۔
پھر سر ڈھانک کر اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نفل اس طریقے سے ادا کریں کہ پہلی رکعت میں سورہ کافرون، اور دوسری رکعت میں، سورۂ اخلاص پڑھیں۔ نماز سے فارغ ہوکر سر سے چادر ہٹادیں، قبلہ رخ ہوکر عمرہ کی نیت کرلیں، نیت دل کے ارادہ کا نام ہے تاہم زبان سے ادا کرنا مستحب ہے۔

عمرہ کی نیت

اَللّٰهُمَّ اِنِّيۡ اُرِيۡدُ الۡعُمۡرَةَ فَيَسِّرۡهَا لِيۡ وَتَقَبَّلۡهَا مِنِّيۡ

ترجمہ: اے اللہ! میں عمرہ کی نیت کرتا ہوں، تو اسے میرے لیے آسان فرمادے اور اسے قبول فرما۔
عمرہ کی نیت کے ساتھ ہی تلبیہ پڑھیں۔ تلبیہ ایک مرتبہ پڑھنا واجب اور تین مرتبہ پڑھنا مستحب ہے۔ مرد حضرات بلند آواز سے پڑھیں جب کہ عورتیں آہستہ پڑھیں۔

تلبیہ

لَبَّيۡكَ ، اَللّٰهُمَّ لَبَّيۡكَ ، لَبَّيۡكَ لَا شَرِيۡكَ لَكَ لَبَّيۡكَ ، إِنَّ الۡحَمۡدَ وَالنِّعۡمَةَ لَكَ وَالۡمُلۡكَ ، لَا شَرِيۡكَ لَكَ ،

ترجمہ: میں حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں۔ بے شک سب خوبیاں اور نعمت تیرے ہی لیے ہے اور سارا جہاں ہے تیرا، تیرا کوئی شریک نہیں۔
تلبیہ پڑھنے کے بعد ذکر و تسبیح، درود وسلام کا اہتمام کریں، اور تضرع وزاری کے ساتھ دعائیں کریں، جس زبان میں دعا یاد ہو کریں۔ اور یہ دعا بھی پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيۡ اَسۡئَلُكَ رِضَاكَ وَالۡجَنَّةَ وَاَعُوۡذُ بِرَحۡمَتِكَ مِنَ النَّارِ

ترجمہ: اے اللہ! میں تری رضا کا اور جنت کا سوال کرتا ہوں اور تیری رحمت کے واسطے سے دوزخ کے عذاب سے پناہ چاہتا ہوں۔
احرام میں داخل ہونے کے بعد چند چیزیں محرم پر حرام ہوجاتی ہیں، ان سے احتراز کریں۔

احرام میں کون سی باتیں حرام ہیں؟

اصولی طور پر احرام کی حالت میں چھ (6) چیزیں ممنوع ہیں۔ جن میں سے چار (4)

مرد وعورت دونوں سے متعلق ہیں اور دو (2) مرد حضرات سے متعلق ہیں:

یہ چار ممنوعات مرد وعورت دونوں کے لیے ہیں۔

(1) بیوی کے ساتھ صحبت کرنا یا اس کے مبادیات اور اس کے تمام متعلقات یہاں تک کہ اس عنوان کی کوئی گفتگو وغیرہ

(2) خشکی کے جانوروں کا شکار کرنا یا شکار کی طرف رہبری کرنا

(3) بال کاٹنا یا ناخن تراشنا

(4) خوشبو کا استعمال کرنا

اور یہ دو صرف مرد حضرات کے لیے منع ہیں۔

(5) سلا ہوا لباس پہننا

(6) سر اور چہرے کو ڈھانکنا

اگر کسی سے احرام کی حالت میں ان چھ ممنوعات میں سے کوئی عمل سرزد ہو جائے تو اس پر جو کفارہ وصدقہ لازم آتا ہے، اس کی تفصیل ''بہارِ شریعت جلد ششم'' اور ''حج وزیارت'' از: مفتی جلال الدین احمد امجدی میں پڑھیں۔

احرام کی حالت میں مرد حضرات کے لیے ایسا جوتا یا چپل پہننا درست نہیں جس سے قدم کے اوپر کی درمیانی ابھری ہوئی ہڈی چھپ جائے، البتہ خواتین کے لیے موزے اور جوتا پہننا منع نہیں ہے۔ واللہ ورسولہٗ اعلم بالصواب

احرام کے دیگر ممنوعات

(1) فسق و فجور کرنا جھگڑنا، ساتھ والوں، خدمت گاروں اور دیگر لوگوں پر بھی غصہ کرنا منع ہے، مگر دین کی بات پر غصہ کرنا اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر منع نہیں۔

(2) سر اور منہ پر پٹی باندھنا اگرچہ مرض کی وجہ سے ہو، ایسے رنگین کپڑے پہننا، اوڑھنا جو کسم یا زعفران یا ورس یا کسی اور خوشبودار چیز میں رنگا ہو، جائز نہیں لیکن اگر رنگنے کے بعد دھو ڈالا ہو یا ایسا ہو کہ اس سے خوشبو نہ آتی ہو تو جائز ہے۔

(3) خوشبودار چیز کا کھانا جیسے دارچینی، الائچی، لونگ، سونف وغیرہ اور ایسا کھانا جس میں یہ چیزیں ڈال کر پکالی گئی ہوں تو وہ کھانا جائز ہے۔

سونٹھ، ایسا کچا کھانا جس میں خوشبو شامل اور اس کی بُو غالب ہو اور یہی حال پینے کی چیز کا بھی ہے۔

(4) بالوں یا بدن میں مہندی لگانا اور تیل لگانا۔

(5) بدن کا اس طرح کھجانا کہ اس سے سارے بال ٹوٹ جائیں یا جوں مر جائے، جوں کا بدن یا کپڑے سے دور کرنا یا مارنے کے لیے دھوپ میں ڈالنا یا کسی اور سے کہنا کہ وہ بدن یا کپڑے سے جوں کو مارے یا دور کرے۔ واللہ ورسولہٗ اعلم بالصواب!

احرام کے مکروہات

جو چیزیں احرام کی حالت میں مکروہ ہیں اور ان پر دم لازم نہیں آتا وہ یہ ہیں:

(1) بدن سے میل کا دور کرنا۔

(2) بالوں کا کھولنا۔

(3) سر کے بالوں یا داڑھی میں کنگھی کرنا۔

(4) داڑھی یا سر کا یا باقی جسم کا زور سے کھجانا جس سے بال کے ٹوٹنے یا جوں کے مرنے کا خوف ہو۔

(5) چادر کا گردن پر باندھنا۔

(6) سر یا منہ کا غلاف کعبہ سے اس طرح چھپانا کہ سر یا منہ پر لگ جائے۔

(7) چادر یا تہبند کے ایک کنارے کو دوسرے کنارہ سے یا دونوں کناروں کو ملا کر کانٹا یا سوئی چبھونا یا ڈوری وغیرہ سے باندھنا۔ چادر یا تہبند کے دو پاٹ سی کر یا پیوند لگا کر باندھنا یا اوڑھنا۔

(8) غیر خوشبودار سیاہ، زرد، نیلا کپڑا پہننا، خوشبو سونگھنا یا ہاتھ لگانا۔ بشرطیکہ اس کا جرم ہاتھ میں نہ لگے، خوشبودار پھولوں، میووں اور جڑی بوٹیوں کا سونگھنا، عطر فروش کے پاس یا اس کی دکان پر خوشبو سونگھنے کے لیے بیٹھنا۔

(9) سر اور منہ کے سوا کسی اور عضو پر بغیر مرض کے پٹی باندھنا، ناک یا ٹھڈی کا کپڑے سے ڈھانکنا یہ سب مکروہ ہے، مگر ہاتھ سے ڈھانکنا مکروہ نہیں ہے۔ واللہ ورسولہٗ اعلم بالصواب

دورانِ سفر کثرت سے تلبیہ اور درود شریف اور دعائیں پڑھتے رہیں۔ مثلاً: اٹھتے بیٹھتے، باہر جاتے وقت، اندر آتے وقت، لوگوں سے ملاقات کے وقت، فرض نمازوں کے بعد رخصت ہوتے وقت، جہاز پر سوار ہوتے وقت جب بھی سو کر اٹھیں، تلبیہ پڑھتے رہیں۔

مکۂ مکرمہ پہنچ کر اپنا سامان حفاظت سے قیام گاہ پر رکھ کر، مناسب ہو تو غسل کریں ورنہ تازہ وضو کر کے اطمینان سے مسجدِ حرام کی طرف چلیں۔ جب مسجدِ حرام شریف میں داخل ہوں مکمل عاجزی و انکساری کے ساتھ باادب، یہ دعا پڑھتے ہوئے داخل ہوں:

بِسْمِ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

ترجمہ: اللہ کا نام لے کر اور اس کی خوبیاں بیان کرتے ہوئے داخل ہوتا ہوں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجتا ہوں۔ اے میرے رب! میرے گناہ بخش دے اور اپنی رحمت کے دروازے میرے لیے کھول دے۔

پھر پہلے سیدھا پیر داخل کریں۔ اب نظریں جھکا کر ادب کے ساتھ آگے بڑھیں اور جیسے ہیں خانہ کعبہ پر نظر پڑے، تھوڑا ٹھہر جائیں اور دعائیں کریں کیوں کہ کعبۃ اللہ پر نظر پڑتے ہی جو پہلی دعا کی جاتی ہے ان شآء اللہ وہ ضرور قبول ہوتی ہے۔ اس لیے ایسی دعا کریں جو سب سے بہتر ہو۔ جیسے: ''یا اللہ! میں جو بھی مانگوں تو اپنی رضا اور خوشنودی کے ساتھ جو میرے حق میں بہتر ہو وہی قبول فرما۔''

البحر الرائق میں ہے کہ ہمارے پیشوا حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو یہ دعا تعلیم فرمائی کہ: ''بیت اللہ شریف کی پہلی زیارت کے وقت دعا کرے کہ اے اللہ! مجھے مستجاب الدعوات بنا دے، اس ایک دعا کے مقبول ہونے سے تمام دعائیں مقبول ہو جائیں گے۔ ان شآء اللہ!

بہتر ہے کہ اس دعا کے ساتھ یہ بھی کہیں کہ: ''اے پروردگار! مجھے جائز اور نیک دعاؤں کی توفیق عطا فرما۔''

اگر کسی نماز کے قضا ہونے کا اندیشہ ہو تو پہلے نماز ادا کر لیں ورنہ ''مطاف'' یعنی جس جگہ طواف کیا جاتا ہے اُس میں داخل ہوں اور ''اضطباع'' کر لیں یعنی احرام کی چادر کو داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر داہنا کاندھا کھول دیں اور اس کے دونوں کناروں کو بائیں کاندھے پر ڈال لیں۔ پھر کعبہ شریف کی طرف منہ کر کے حجرِ اسود کے پاس آئیں، یہیں سے طواف شروع ہو گا حرم شریف میں کعبۃ اللہ کے مقابل ہری لائٹ لگی ہوئی ہے یہی حجرِ اسود کے سامنے کی نشانی ہے۔ یہیں سے طواف شروع کرنا ہے۔ لائٹ کی طرف نہ دیکھیں بلکہ حجرِ اسود کے بائیں طرف قبلہ رخ ہو کر طواف کی نیت کریں بغیر نیت کے طواف نہ ہوگا۔ طواف کی نیت دل سے ہونا کافی ہے۔ زبان سے کہہ لینا بہتر ہے۔

طواف کی نیت

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُرِيْدُ طَوَافَ بَيْتِكَ الْحَرَامِ سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ فَيَسِّرْهُ لِيْ وَ تَقَبَّلْهُ مِنِّيْ

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری رضا و خوشنودی کے لیے تیرے حرمت و تقدس والے گھر کے طواف کی نیت کرتا / کرتی ہوں، تو اسے میرے لیے آسان فرما اور اسے اپنے دربار میں قبول فرما۔

نیت کر کے ذرا دائیں جانب سرک جائیں تاکہ حجرِ اسود بالکل سامنے آجائے پھر نماز کی نیت کے وقت جس طرح ہاتھ اٹھاتے ہیں اسی طرح ہاتھ اٹھا کر استلام کی دعا پڑھیں۔

استلام کی دعا

بِسْمِ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللهُ اَكْبَرُ وَالصَّلٰوةُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ (صلی اللہ علیہ وسلم)

ترجمہ: اللہ کے نام کی مدد سے، سب خوبیاں اللہ کے لیے ہیں اور اللہ بہت بڑا ہے اور دُرود و سلام ہو اللہ کے رسول (ﷺ) پر۔

پڑھتے ہوئے اس یقین کے ساتھ اپنے ہاتھوں کو چومیں کہ گویا دونوں ہاتھوں سے حجرِ اسود کو چھولیا ہے۔ اس کو ''استلام'' کہتے ہیں۔ استلام کرنے کے بعد طواف کرنا شروع کریں۔ چوں کہ یہ عمرہ کا طواف ہے اس لیے اس میں ''اضطباع'' کے ساتھ ''رَمَل'' بھی سنت

ہے۔''اضطباع''، یعنی احرام کی چادر کو سیدھی بغل کے نیچے سے نکال کر سیدھا کاندھا کھول دیں اور اس کے دونوں کناروں کو اُلٹے کاندھے پر ڈال لیں۔ اور پھر ''رَمَل'' کریں۔ یعنی طواف کے پہلے تین چکروں میں پہلوانوں کی طرح شانے ہلا ہلا کر جلد جلد اور چھوٹے قدموں کے ساتھ چلنا بشرطیکہ کسی کو اذیت نہ پہنچے۔ واضح ہو کہ عورتوں کے لیے نہ رمل ہے اور نہ اضطباع۔ اگر کسی وجہ سے رمل اور اضطباع نہ ہو پائے تو اس پر کوئی کفارہ لازم نہیں۔

طواف کے دوران جو ذکر و اذکار اور دعائیں یاد ہوں انھیں پڑھتے رہیں اس طرح واپس جب حجر اسود کے پاس آئیں گے تو طواف کا ایک چکر مکمل ہوگا، اسی طرح سات چکر لگائیں اور ہر چکر میں حجر اسود کا استلام کریں۔ یعنی ایک طواف میں سات (7) چکر کعبۃ اللہ کے اور آٹھ (8) مرتبہ حجرِ اسود کا استلام کرنا ہوگا۔ مختلف کتابوں میں طواف کی جو دعائیں مذکور ہیں انھیں دیکھ کر بھی پڑھ سکتے ہیں۔ اگر نہ پڑھ سکیں تو بہتر یہی ہے کہ اپنی مرادیں اور حاجتیں اپنی ہی زبان میں مانگیں مگر جو کچھ بھی مانگیں خشوع وخضوع کے ساتھ مانگیں اور تمام دعاؤں سے بہتر و افضل یہ ہے کہ ہر موقع پر دُرود شریف پڑھیں کہ حضور نبیِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: ''ایسا ہو تو وہ تمہارے سارے امور کے لیے کافی ہوگا اور تمہارا گناہ معاف کر دیا جائے گا۔ (ترمذی)

طواف میں دعا یا دُرود شریف پڑھنے کے لیے نہ رکیں بلکہ چلتے ہوئے پڑھیں اور چلا چلا کر نہ پڑھیں جیسا کہ طواف کرانے والے بعض لوگ پڑھایا کرتے ہیں کہ مکروہ ہے بلکہ اس قدر آہستہ پڑھیں کہ آواز صرف اپنے کانوں تک پہنچے۔

جب طواف مکمل ہو جائے تو پھر مقام ابراہیم کی طرف یہ آیت کریمہ پڑھتے ہوئے چلیں:

وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِیْمَ مُصَلًّى

ترجمہ: اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ۔ (سورہ بقرہ آیت 125، کنزالایمان)

مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز ادا کریں، پہلی رکعت میں سورۃ الکافرون، اور دوسری رکعت میں، سورۃ الاخلاص پڑھیں۔ اگر مقام ابراہیم کے پاس ہجوم ہو تو پھر جس مقام

پر سہولت ہو مسجد شریف میں ادا کر لیں۔ اور اگر مکروہ وقت ہو تو یہ نماز مکروہ وقت ختم ہونے کے بعد ادا کر لیں۔ اس کے بعد مُلتَزَم کے پاس آئیں، دونوں ہاتھوں کو دراز کر کے اپنا سینہ، پیٹ اور سیدھا رخسار دیوارِ کعبہ سے چمٹا دیں، اور دعائیں کرتے رہیں۔

ملتزم

(''ملتزم'' کعبۃ اللہ شریف کے دروازے اور حجر اسود کے درمیانی حصہ کو کہتے ہیں)

اس کے بعد قبلہ رو کھڑے ہو کر خوب آب زمزم پئیں، یہ وقت بھی دعا کی قبولیت کا ہے، حضور نبیِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زمزم جس مقصد کے لیے پیا جائے گا وہ مقصد پورا ہوگا۔ زم زم پینے کے بعد یہ دعا پڑھیں۔

آبِ زم زم پینے کے بعد کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَّرِزْقًا وَاسِعًا وَّعَمَلًا صَالِحًا وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے نفع دینے والے علم اور کشادہ رزق کا اور ہر مرض سے شفایابی کا سوال کرتا ہوں۔

آبِ زم زم پینے کے بعد اب صفا و مروہ کی سعی کرنا ہے۔ سعی کے لیے صفا کی جانب جانے سے پہلے حجرِ اسود کا استلام کر لیں، اس طرح یہ حجر اسود کا نواں (9) استلام ہوگا۔ مسجد شریف سے نکلتے وقت دعا پڑھتے ہوئے اپنا بایاں قدم آگے بڑھائیں اور سعی کی نیت اس طرح کریں:

سعی کی نیت

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ السَّعْیَ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ سَبْعَۃَ اَشْوَاطٍ لِّوَجْھِكَ الْكَرِیْمِ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ

ترجمہ: اے اللہ! میں تیری رضا اور خوشنودی کے لیے صفا و مروہ کے درمیان سعی کے سات چکر کرنے کا ارادہ کرتا ہوں تو اسے میرے لیے آسان فرما اور قبول فرما۔

اس کے بعد جب صفا پر پہنچ جائیں تو یہ دعا پڑھیں:

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰہِ اَبْدَاُ بِمَا بَدَاَ اللّٰہُ بِہٖ

ترجمہ: بے شک صفا و مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ میں اسی سے شروع کرتا ہوں جس کا ذکر اللہ نے فرمایا۔

اس کے بعد صفا پر چڑھ کر کعبۃ اللہ کی طرف رخ کر کے اس طرح ہاتھ کاندھوں تک اٹھائیں جیسے دعا کے لیے اٹھاتے ہیں۔ پھر تین مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہیں اور اللہ رب العزت جل جلالہٗ کی توحید بیان کریں اور یہ پڑھیں:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ اَنْجَزَ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کے لیے ملک ہے اور اسی کے لیے حمد ہے اور وہ ہر چاہے پر قادر ہے۔ کوئی معبود نہیں اللہ کے سوا وہ تنہا ہے۔ اس نے اپنا وعدہ پورا فرمایا اور اپنے بندے کی مدد فرمائی۔ دشمنوں کو تنہا اسی نے شکست دی۔

اس کے بعد دُرود شریف کی کثرت کرتے ہوئے جو چاہیں اپنی زبان میں دعائیں مانگیں (یہ عمل تین مرتبہ کریں)۔ کیوں کہ یہ بھی دعا کی قبولیت کا مقام ہے۔ پھر صفا سے مروہ کی جانب درمیانی رفتار سے چلیں اور ''میلین اخضرین'' (جس کے درمیان سبز لائٹ روشن ہیں) کے درمیان تیز تیز چلیں، عورتیں ''میلین اخضرین'' کے درمیان بھی اپنے معمول کے مطابق ہی چلیں۔ ہری لائٹ والے حصے میں دوڑتے وقت یہ دعا پڑھیں:

میلین اخضرین کے دوران پڑھی جانے والی دعا

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ

ترجمہ: اے اللہ! مغفرت فرما اور رحم فرما تو بہت بڑا عزت والا ہے اور بہت بڑا کرم والا ہے۔

آگے بڑھتے ہوئے اب ہم مروہ پر پہنچ جائیں گے تو اس طرح صفا سے مروہ پر ایک چکر مکمل ہوگا اور پھر مروہ سے صفا جانے پر دو چکر ہوں گے۔ مروہ پہنچ کر کعبۃ اللہ کی طرف رخ کر اسی طرح دعا کریں جس طرح صفا پر کی تھی اور پھر مروہ سے صفا کی جانب آئیں پھر صفا سے مروہ، اس طرح سات چکر مکمل کریں اور میلین اخضرین (سبز لائٹ والے حصے) کے درمیان

تیز تیز چلیں، ساتواں چکر مروہ پر مکمل ہوگا۔ عمرہ اور حج کی سعی ایک ہی طرح کی ہے۔ دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اس کے بعد اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نفل ادا کریں۔ کیوں کہ یہ مستحب ہے۔ اب ہماری سعی مکمل ہوگئی۔ یہاں سے فارغ ہو کر بال کٹوائیں۔ عورتیں اپنی چوٹی کے سرے کو ایک انگلی کے پور سے کچھ زیادہ کاٹ لیں۔ خواتین بال کاٹتے وقت اس طرح اپنا سر کھلا نہ رکھیں کہ ان پر غیر کی نظر پڑے۔ مرد حضرات حلق کروالیں، عمرہ ہو یا حج ہر دو میں احرام کھولتے وقت حلق کرانا یا بال کتروانا واجب ہے، جس کے خلاف کرنے پر دم دینا واجب ہوجاتا ہے۔ سر کے پورے بال حلق کروانا بہتر ہے اور بال کتروانے کی صورت میں سر کے تہائی بال انگلی کی ایک پور سے زائد مقدار میں کتروانا مسنون ہے، اور سر کے چوتھائی بال کتروانے کی صورت میں واجب تو ادا ہوجاتا ہے تاہم یہ کراہت سے خالی نہیں۔

الحمد للہ! اللہ جل جلالہٗ کے فضل و کرم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمتوں کے طفیل اب ہمارا عمرہ مکمل ہوچکا، اب مکہ معظّمہ میں جب تک قیام ہو جس قدر چاہیں نفل طواف کیے جاسکتے ہیں، اور اگر دوسرا عمرہ کرنے کا ارادہ ہو تو مسجد عائشہ رضی اللہ عنہا یا جعرانہ سے احرام باندھ کر عمرہ کرسکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صدقہ وطفیل حج بیت اللہ، عمرہ شریف اور زیارتِ مقاماتِ مقدسہ کی سعادت عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم۔

☆☆☆